رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللّٰہ یُؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

نرخ چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
سہ ماہی ۴ روپے ۱۲ آنے

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپے

جلد ۲۵	مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو ابھی کھانسی کی شکایت ہے ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ - اور کھانسی ہے ؞

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے - کہ آج منشی عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے بعمر تقریباً ۹۸ سال چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی - نعش کو کندھا دیا - اور قبر تک تشریف لے گئے - مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے - احباب دعائے مغفرت کریں ؞

قادیان میں احمدی خواتین کا نہایت شاندار پولنگ

سوائے ان کے جنکے لئے ممکن ہی نہ تھا سب احمدی خواتین نے ووٹ دیئے

قادیان ۲۶ جنوری پنجاب اسمبلی کے جدید انتخابات کے سلسلہ میں آج قادیان میں خواتین کا پولنگ تھا - احمدی ووٹر خواتین صبح ۹ بجے سے قبل ہی پولنگ سٹیشن پر جو سمال ٹاؤن کمیٹی کا ہال تھا - اور جہاں پردہ کا مکمل انتظام تھا - خود بخود پہونچ گئیں - اور ۹ بجے پولنگ شروع ہو گیا - کل ووٹ ۴۳۹ گزرے جن میں سے ۴۳۵ خواتین کے جناب چودھری فتح محمد صاحب کے حق میں - اور صرف چار احراری عورتوں کے احراری امیدوار کی تائید میں تھے - احمدی خواتین نے اس موقعہ پر نہایت شاندار نمونہ دکھایا - سوائے ان چند کے جو ووٹر بننے کے بعد وفات پا گئیں - یا قادیان سے باہر اتنی دور تھیں - کہ وہاں سے پہنچ نہ سکیں - باقی ساری کی ساری ووٹر خواتین نے ووٹ دیئے - حتےٰ کہ ایک تین دن کی زچہ - اور ایک نہایت سخت بیمار بہن ڈولیوں میں بیٹھ کر ووٹ دینے آئیں ؞

مختلف بڑے بڑے شہروں اور دوسرے مقامات کی مسلمان خواتین کے ووٹنگ کے جو اعداد اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں - ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں - کہ قادیان کی ووٹ دینے والی احمدی خواتین کی نسبت سب سے بڑھی ہوئی ہے - اور یہ ملکی اور قومی معاملات سے احمدی خواتین کی دلچسپی کا نہایت شاندار ثبوت ہے ؞

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاءاللہ تعالےٰ ۲۶ رمارچ ۱۹۳۷ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہوکر ۲۸ رمارچ ۱۹۳۷ء کی دوپہر تک جاری رہیگا۔ ضروری ہے۔ کہ اس اعلان کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کرکے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ امیر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کی سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کیلئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں۔

نوٹ:۔ جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے بغیر کسی مزید انتخاب کے مجلس مشاورت میں بطور اپنی جماعت کے نمائندے کے شریک ہوسکتے ہیں۔

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری

...فوت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے متعلقین تمام کے تمام غیر احمدی ہیں۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

۱۔ سال سوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ رجنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ رجنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

۴۔ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کیلئے ۳۱ ردسمبر ہے لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

۵۔ جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

۶۔ بیشک یہ چندہ اختیاری ہے لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہنچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہنچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے۔

۹۔ خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پاگیا۔ اور رحمت کا وارث ہوگیا۔

۱۰۔ تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

اخبار احمدیہ

لجنہ اماءاللہ راولپنڈی کا جلسہ

۲۴ رجنوری ۱۹۳۷ء کو لجنہ اماءاللہ راولپنڈی کا ۱۵ روزہ جلسہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کے مکان پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی ابتداء تلاوت قرآن شریف سے کی گئی۔ پریذیڈنٹ لجنہ اماءاللہ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ رجنوری ۱۹۳۷ء پڑھکر احمدی بہنوں کو سنایا۔ اس کے بعد کشتی نوح کا کچھ حصہ سنایا۔ پھر بابو شیخ محمد حسن صاحب کی دختر اقبال بیگم نے نظم سنائی۔ آخر میں جناب میاں محمد امیر صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے "اسلام میں عورت کی حیثیت" پر نہایت مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

زبیدہ خاتون سکرٹری لجنہ اماءاللہ راولپنڈی

اعلان نکاح

۲۰ رجنوری ۱۹۳۷ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل مبلغ تحریک جدید متعین مکیریاں کے نکاح کا تین صد روپیہ پر حبیبہ خانم صاحبہ دختر عبداللہ خاں صاحب افغان سے اعلان فرمایا۔ میاں عبداللہ خانصاحب مولوی عبدالستار صاحب افغان عرف بزرگ صاحب مرحوم کے برادرزادہ ہیں۔ ناظرین اخبار دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس عقد کو بابرکت کرے۔ سید محمد اسحٰق

ولادت

خاکسار کے ہاں ۱۶ رجنوری کو تیسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام صادق احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسکو نیک متقی اور خادم دین بنائے۔

غلام محمد خاں از دومیل کشمیر

۲۔ خاکسار کے ہاں ۲۰ رجنوری کو لڑکا تولد ہوا۔ مولود کے خادم دین بننے اور درازئے عمر کیلئے دعا کی جائے۔ خاکسار سید بشیر احمد کوٹری

افسوسناک انتقال

برادرم ملک غلام محمد صاحب احمدی مجوکہ پٹواری حال ڈیرہ ضلع شاہ پور ۲۲ رجنوری بعض قلبی عوارض میں مبتلا رہ کر...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

سوامی دیانند اور شادی بیوگان

طلاق اور حرامی بچے

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں "ہندو سماج اور طلاق" کے عنوان سے ایک مختصر نوٹ میں لکھا گیا تھا۔ کہ "بانیٔ آریہ سماج نے بیواؤں کی شادی کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔"

اسے بھائی پرمانند جی کے روزانہ اخبار "ہندو" (۲۳۔ جنوری) نے غلط قرار دیتے ہوئے ہمارے متعلق لکھا ہے:۔

"نہ معلوم انہوں نے کہاں سے پڑھ لیا۔ کہ بانیٔ آریہ سماج نے بیواؤں کی شادی کو سخت ناپسند فرمایا تھا۔ شائد انہیں لیسٹر نیوز ایجنسی سے یہ خبر ملی ہے یا یونہی بیٹھے بیٹھے دماغ میں یہ خیال سما گیا۔ انہیں شائد یہ معلوم نہیں۔ کہ سوامی دیانند سے پہلے بیواؤں کی شادی ایک گناہِ عظیم خیال کی جاتی تھی۔ لیکن سوامی دیانند ہی تھے۔ جنہوں نے بیواؤں پر ہونے والے اس ظلم کو برداشت نہ کیا اور اس کے خلاف آواز بلند کی۔ یہی نہیں بلکہ مخالفوں کی طعن و تشنیع کو بخوشی برداشت کیا۔"

سوامی دیانند جی کی بے جا حمایت کرتے ہوئے "ہندو" نے جو لب و لہجہ اختیار کیا ہے۔ وہ تو قابل حیرت نہیں۔ البتہ سوامی جی کے متعلق "ہندو" کی ناواقفیت ضرور تعجب خیز ہے۔ بانیٔ آریہ سماج کی تصنیف "ستیارتھ پرکاش" جو ایک مشہور کتاب ہے۔ اس میں جو کچھ لکھی ہے۔ اسے آریہ صاحبان ویدک دھرم کی صحیح تعلیم قرار دیتے اور اپنے لئے قابلِ عمل سمجھتے ہیں۔ اس میں نہایت تفصیل کے ساتھ سوامی جی نے بیواؤں کی شادی کی مذمت کی۔ اور اس کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر "ہندو" کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ تو پھر وہ کس برتے پر سوامی جی کی حمایت کرنے کے لئے آمادہ ہوا۔ اور سوامی دیانند کو بیواؤں کی شادی کا سب سے بڑا حامی بتانے لگا۔

معاصر "ہندو" اگر "ستیارتھ پرکاش" ایڈیشن چہارم کا صفحہ ۱۳۰۔ کھول کر دیکھنے کی تکلیف گوارا کر سکے۔ تو بآسانی اسے نظر آسکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند جی منو جی کا ایک حوالہ پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں

"اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ کہ برہمن کھشتری۔ اور ویش دونوں میں اکشت یونی عورت اور اکشت ویریہ مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے"

دوسری شادی اگرچہ بیوہ کی بھی ہوتی ہے۔ لیکن ایک خاوند سے علیحدگی اختیار کرنے والی عورت کی بھی دوسری شادی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہا جائے۔ اس حوالہ میں مطلقہ عورت اور مرد کی شادی کی ممانعت کا ذکر ہے۔ بیوہ کی دوسری شادی کا نہیں۔ لیکن اس کی تردید اسی صفحہ پر موجود ہے۔ جہاں سوامی جی نے "عقد ثانی کے نقص" کے عنوان کے ماتحت دوسری شادی کے نقائص گناتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی۔ یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لے جانا۔ اور ان کے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ سوامی دیانند جی بیوہ عورت۔ اور رنڈوے مرد کی شادی کو قطعاً جائز نہیں سمجھتے۔ اور ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ ساری "ستیارتھ پرکاش" میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں پایا جاتا جس سے بیواؤں کی شادی کا جواز ثابت ہو سکے۔ اس کے مقابلہ میں سوامی جی نے اول تو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ بیوہ عورتیں برہم چریہ میں قائم رہیں۔ اور اگر برہم چریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں۔ گویا بیواؤں کی شادی کی بجائے سوامی جی نے نیوگ کرنے کرانے کی تلقین کی ہے۔ اور اس کی تائید میں ویدوں کے منتر پیش کئے ہیں۔

ہمیں تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ کہ سوامی جی کی بیان فرمودہ نیوگ کی تشریحات پیش کریں۔ مگر آریہ صاحبان انہیں خوب جانتے ہیں۔ کیا معاصر "ہندو" بتا سکتا ہے کہ آریہ صاحبان کیوں نیوگ کی بجائے بیواؤں کی شادی کراتے ہیں۔ اور کیوں سوامی جی کی تعلیم کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں

اخبار "ہندو" نے بیواؤں کی شادی کے متعلق سوامی دیانند کی تعلیم سے ناواقفیت کا ثبوت پیش کرنے کے ساتھ ہی طلاق کے خلاف بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ چنانچہ جہاں یہ دعوے کیا ہے۔ کہ "ہندوؤں کے قوانین اٹل ہیں۔ وہ طلاق کی برائیوں سے بخوبی واقف ہیں" وہاں سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے کہ "مغربی ممالک میں طلاق کی رسم عام ہے وہاں شادی کو پاک رشتہ کی بجائے سودا تصور کیا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ چاہا۔ بیاہ کر لیا۔ اور جب چاہا۔ چھٹکارا پا لیا۔ لیکن اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں حرامی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو بڑے ہونے پر اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ان کی ماں کون تھی"

اس کے متعلق پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے حالات کے بالکل ناقابلِ برداشت ہو جانے اور اشد مشکلات کے پیدا ہو جانے کے وقت طلاق کی اجازت دی ہے۔ اس لئے مغربی ممالک میں طلاق جس طرح رائج ہے۔ اس کی ذمہ داری اسلام پر عائد نہیں ہوتی۔ باقی رہا یہ کہ "ہزاروں بلکہ لاکھوں حرامی بچے پیدا ہوتے ہیں" اگر یہ طلاق کا نتیجہ ہے۔ تو پھر چاہیئے کہ ہندوؤں کے قوانین بالفاظ "ہندو" اٹل ہیں۔ اور جو طلاق کے سخت خلاف ہیں ان میں ایسے بچوں کا نام و نشان نہ ہو لیکن کیا معاصر "ہندو" ہندوؤں میں ایسے بچوں کے ہونے کا انکار کر سکتا ہے۔ قبل اس کے کہ وہ ایسا کرے۔ اسے آریہ سماج کے مشہور اخبار "پرکاش" (۲۴ جنوری ۱۹۳۷ء) کے حسب ذیل تازہ الفاظ کا مطالعہ کر لینا چاہیئے:۔

"ہندو جاتی میں ایسے بچوں کی جنہیں حرام کی اولاد کہا جاتا ہے۔ رکھشا (حفاظت) کا کوئی پربندھ (انتظام) نہیں۔ اس کا پریام (نتیجہ) یہ ہے۔ کہ یہ بچے عیسائیوں اور مسلمانوں کے آشرموں میں پلتے ہیں۔ اور بڑے ہو کر ہندو جاتی کے گھاتک (دشمن) ثابت ہوتے ہیں...... یہ اشد ضروری ہے۔ کہ ایسے بچوں کی رکھشا کی جائے۔ کیونکہ پالن پوشن کے بعد بڑے ہو کر وہ دیش اور جاتی کی بہت سیوا کر سکتے ہیں"

اس کے بعد اس بات پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ "بمبئی کے ایک سیٹھ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دو لاکھ روپیہ کی گراں قدر رقم ایسے ہی بچوں کی رکھشا کے لئے وقف کی ہے" اور آخر میں ہندو جاتی کو تحریک کی گئی ہے۔ کہ "ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ دیش بھر میں ایسے بچوں کی رکھشا کا معقول پربندھ ہو"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حرامی بچوں کی ہندو جاتی میں کمی نہیں۔ اور ہندو ایسے بچوں کی پرورش کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ جب صورت حالات یہ ہے۔ تو طلاق کی مخالفت میں حرامی بچوں کی پیدائش کو پیش کرنا کہاں کی معقولیت ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خواہ مخالفین اسلام اسلامی احکام کا منہ سے ہزار بار انکار کریں،

حدیث نبی اللہ اور غیر مبائعین کا قابلِ افسوس رویہ

کیا مسیح موعودؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نہیں کہا؟

اب مجھے اس سوال کا جواب دینا ہے۔ کہ اگر نبی اللہ والی حدیث صحیح ہے۔ اور اس کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ ہیں۔ تو پھر یہ حدیث کس صورت میں دوسری احادیث کے خلاف ٹھہرتی ہے؟

اس سوال کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی تحریر فرما دیا ہے۔

"۱۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے۔ کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودہ رسول مان لیں۔ تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا۔ کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوتِ خدائی دی جائیگی۔ اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا جائیگا۔ بارش کو کہیگا کہ ہو تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دیگا۔ کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ۔ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے ......" صفحہ ۲۲۵

۲۔ "اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صدہا آیات قرآنی ہمیشہ کیلئے یہ فیصلہ ناطق نہیں سناتیں۔ کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے۔ تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں ہے۔" صفحہ ۲۲۹

۳۔ "افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انہوں نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا۔ اور باوجود قرائن قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لیکر کھڑا ہے۔" صفحہ ۲۳۱

۴۔ پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "آپ لوگ غلطی کر رہے ہیں۔ اور سخت غلطی کر رہے ہیں۔ کہ محض تحکم کیوجہ سے مکاشفاتِ نبویہ کو صرف ظاہری الفاظ پر محدود خیال کرتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ ان باتوں کو حقیقت پر حمل کرنا گویا اپنی ایمانی عمارت کی اینٹیں اکھیڑنا ہے۔" صفحہ ۲۳۳

خلاصہ جواب

یہ چار حوالے اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان علماء کو جو اس حدیث کے الفاظ کو ظاہر پر چسپاں کرتے ہیں۔ مخاطب کر کے لکھا ہے۔ کہ اس طرح یہ حدیث ساقط از اعتبار ٹھہرتی ہے بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہئیے۔ کہ یہ حدیث ہے تو صحیح مگر مکاشفات نبویہ میں سے ایک مکاشفہ ہے۔ اگر اس کو مکاشفہ قرار نہ دیا جائے۔ اور یہ نہ تسلیم کیا جائے۔ کہ اس میں استعارات بھی ہیں۔ بلکہ اس کے ظاہری الفاظ کو محل استدلال بنایا جائے۔ تو یہ حدیث ساقط از اعتبار ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کلیتہً اس حدیث کو ساقط از اعتبار قرار نہیں دیا۔ بلکہ علماء مخالفین کے معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اُسے "ساقط از اعتبار" کہا ہے۔ ورنہ فی ذاتہ آپ اس حدیث کو صحیح مانتے ہیں۔ اور نواس بن سمعان کو اس حدیث کے روایت کرنے میں محض اس لئے دھوکہ خوردہ قرار دیا۔ کہ اس نے اس کو ایسی طرز پر روایت کیا ہے۔ کہ پڑھنے والا ان الفاظ کو ظاہر پر حمل کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے ابتدا میں اس نے یہ بیان نہیں کیا۔ کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک مکاشفہ ہے جس کے تمام الفاظ ظاہر پر حمل نہیں کئے جا سکتے۔ بلکہ اس میں اکثر استعارات پائے جاتے ہیں۔

الفاظ "نبی اللہ" اور استعارہ

ممکن ہے بعض غیر مبائعین یہ کہیں۔ کہ اچھا حدیث صحیح ہی سہی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الفاظ نبی اللہ کو استعارہ اور مجاز قرار دیا ہے اس لئے پھر بھی مبائعین کا مطلب حاصل نہ ہوا۔ اس کے جواب میں واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حق میں نبی اللہ کے الفاظ کو مجاز اور استعارہ قرار دیا ہے تو محض مخالفین کے خیالات کو مدنظر رکھ کر اور محض اضافی معنوں میں ورنہ ملہم اس خطاب سے جو خدا اسے دے اور اس کیلئے تائیدی نشانات بارش کی طرح نازل فرما دے۔ کیسے انکار کر سکتا ہے۔

مولوی صاحب کے ایک اعتراض کا جواب

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" ایڈیشن دوم صفحہ ۲۰۳ میں ایک شخص مسمی غلام نبی صاحب مدرس سرگودہ کو پیش کیا ہے۔ کہ اسے بھی الہام ہوا تھا یا نبی اللہ امامکم منکم حالانکہ وہ نبی نہیں۔

اگر مولوی صاحب غور فرماتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا کہ اس مثال کا پیش کرنا صحیح نہیں کیونکہ اول تو غلام نبی صاحب کو اس الہام کے ذریعہ نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ بلکہ ان کے نام غلام نبی سے "غلام" کے لفظ کو چھوڑ کر صرف نبی کے لفظ کو لے لیا گیا۔ پھر اسے اللہ کے لفظ کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ پھر اس پر "یا" لفظِ ندا لایا گیا۔ اس طرح یا نبی اللہ ہوا اور ایسا کرنا زبان عربی میں عام طور پر مستعمل ہے۔ دوسرے یہ کہ الہام خود اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ غلام نبی صاحب کو نبی کا درجہ نہیں دیا گیا۔ اور نہ یہ کوئی خدا کی طرف سے ان کا نیا نام ہے۔ کیونکہ الہام کہتا ہے۔ کہ اے غلام نبی! تمہارا امام تم میں سے ہی ہے۔ اگر بالفرض غلام نبی کو نبی کے مرتبہ پر فائز کیا گیا ہوتا۔ تو ضروری تھا۔ کہ وہ امام بھی ہو مگر اسے الہام میں یہ اطلاع دیگئی ہے۔ کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ جس سے لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ خود امام نہیں پس یہ ایک یقینی شہادت ہے اس امر پر کہ غلام نبی صاحب موصوف کے الہام میں جو الفاظ نبی اللہ کے ہیں۔ وہ ان کے مرتبہ نبوت پر دال نہیں بلکہ اسکے نام کو اللہ تعالےٰ نے اپنے اسم اعظم کے ساتھ ملا کر اس امر کا اظہار فرمایا کہ مدرس مذکور کو اس سے تعلق حاصل ہے۔ اور یہ الہام بالکل اسی رنگ کا ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ہوا۔ خدا تعالیٰ آپکو فرماتا ہے یا احمدی! اے میرے احمد! تیسرے یہ کہ جیسے یہ الہام ہوا ہے وہ خود ہرگز نہیں کہتا۔ کہ "ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"۔ اور نہ ہی دوسری شرائط نبوت اسمیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً معجزات اور تائیدی نشانات وغیرہ۔ پس مولوی صاحب کی یہ مثال بے موقع ثابت ہوئی۔

دوسرا جواب

اسکے علاوہ ایک اور توجیہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مدرس صاحب موصوف کے الہام یا نبی اللہ امامکم منکم میں وہ خود اس خطاب کا مخاطب نہیں۔ بلکہ اس سے مراد خود خدا کا نبی مسیح موعودؑ ہے۔ اس صورت میں اس الہام کے یہ معنے ہونگے۔ اے خدا کے نبی (تو ان لوگوں کو کہہ) کہ تمہارا امام تمہی میں سے پیدا ہوا ہے" جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ یاایھا النبی اذا طلقتم النساء جس کا ترجمہ ہے اے نبی! اور پھر ساتھ ہی دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ..." اسی طرح اس الہام میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب فرمایا، اور پھر آپکے واسطہ سے دوسرے لوگوں سے خطاب کیا۔

اس امر کی مثال کہ بعض دفعہ الہام میں مخاطب خود مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ کوئی دوسرا شخص ہوتا ہے خود مسیح موعودؑ کے الہامات میں موجود ہے۔ چنانچہ آپ کو ایک دفعہ الہام ہوا۔ اے عمی! بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی یعنی اے چچا تو اپنی جان پر کھیل گیا۔ اور مجھے بہت افسوس میں چھوڑ گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۲) اس الہام میں خود مسیح موعود مراد نہیں بلکہ آپکے صاحبزادہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مراد ہیں اس لئے الہام کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا سلطان احمد پر وہ وقت آنیوالا ہے جب وہ اپنے چچا کے متعلق کہیں گے اے چچا تو فوت ہو گیا اور تیری وجہ سے مجھے بہت صدمہ ہوا۔ مولانا [illegible]

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الہام میں خود آپ مُراد نہیں۔ بلکہ میرزا سلطان احمد صاحب مراد ہیں۔ اسی طرح مدرس مذکور کے الہام میں وُہ خود مراد نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ کے نبی اور رسُول ہیں۔ مراد ہیں:۔

آپ نے اپنے کو مجازی مسیح موعودؑ قرار دیا

یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب میں پھر اصلی مطلب کی طرف عود کرتا ہُوا واضح کرنا چاہتا ہُوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو مجازی نبی محض اس لئے لکھا ہے۔ کہ آپ نے عوام کے خیالات کو مدنظر رکھا۔ ورنہ فی الحقیقت آپ نبی اور رسُول تھے۔ چنانچہ اس کی مثال خود آپ کے لٹریچر سے ملتی ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

وَاللّٰہِ اِنّی انا المسیح الموعود الذی وعد مجیئہ فی اٰخرالزمن خدا کی قسم مَیں وُہی مسیح موعود ہوں۔ جس کے آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ دیا گیا۔ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی)

۲- پھر فرماتے ہیں "جس وحی نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ کہ ... آنے والا مسیح موعود یہی عاجز ہے۔ اس پر میں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں۔ جیسا کہ میں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۳۹)

۳- پھر فرماتے ہیں:۔ "میں مسیح موعود ہوں" (اربعین عنبر ۳ صفحہ ۳)

۴- پھر فرمایا "اس امت کو بھی اس رنگ کا مسیح موعود دیا گیا" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۴)

۵- پھر آپ اپنی نہایت مشہور کتاب "کشتی نوح" صفحہ ۱۷ میں فرماتے ہیں۔ کہ:۔ "جو شخص مجھے فی الواقعہ مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو فی الواقعہ مسیح موعود یقین کرتے تھے۔ اور اسی پر ایمان لانے کی تاکید فرماتے۔ مگر مخالفین کے خیالات کو ملحوظ رکھتے ہُوئے آپ نے لکھا۔ کہ:۔

"یہ عاجز مجازی۔ اور روحانی طور پر وُہی مسیح موعود ہے۔ جس کی قرآن اور حدیث میں خبر دی گئی ہے" (ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۲۶۱)

پس ایک طرف تو آپ اپنے آپ کو واقعی مسیح موعُود قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف فرماتے ہیں۔ کہ میں مجازی طور پر مسیح موعود ہُوں۔ اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آپ مسیح موعود تو فی الواقعہ تھے۔ مگر مخالفین کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہُوئے آپ نے یہ تحریر فرمایا۔ کہ میں مجازی طور پر مسیح موعود ہوں۔ پس آپ حقیقی مسیح موعود بھی ہُوئے۔ اور مجازی بھی۔ بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تو فی الواقعہ ہیں۔ لیکن عوام کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہُوئے آپ نے اپنے آپ کو مجازی نبی قرار دیا:۔

غیر مبایعین کے لئے دو پہلو

اگر "اہلِ پیغام" ہمارے اس بیان سے متفق نہ ہوں۔ تو انہیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آیا۔ جس میں آپ کو اس دعوے کی بعض جزئیات کا پورا پورا علم نہیں دیا گیا تھا۔ اسی لئے آپ سے اس کے متعلق ایک غلطی بھی ہُوئی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"براہینِ احمدیہ میں جہاں یہ دعاوی موجُود ہیں۔ کہ آپ کو اس امت کے لئے مجدد بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ کے ذریعہ سے روحانی طور پر دینِ اسلام کا غلبہ کل ادیان پر مقدر ہے۔ اور آپ کے ساتھ ایک عظیم الشان سلسلہ ہدایت کا قائم کیا جائے گا۔ اور آپ کو مسیح کے ساتھ ایسی اشد مشابہت ہے کہ آپ اور وُہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی وُہی پُرانا خیال جو عام طور پر امت کے اندر اس پیشگوئی کی تاویل کے متعلق مروج پایا جاتا تھا۔ کہ ابن مریم کے نزول سے خود حضرت مسیح اسرائیلی کا آنا ہی مراد ہے۔ اسی براہین میں صاف الفاظ میں درج ہے" (مسیح موعود صفحہ ۱۳۳)

یہ غلطی کیوں ہوئی۔ اس لئے اور محض اس لئے کہ براہین کی تالیف کے وقت دعوے کا ہر ایک پہلو واضح نہ ہُوا تھا۔ بلکہ اس کی بعض جزئیات اس وقت ابھی صیغہ راز میں تھیں۔ بعد میں جب اللہ تعالےٰ نے اُن جزئیات کو پورے طور پر واضح کر دیا تو آپ نے بوضاحت اسے دُنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ بات یہ ہے۔ کہ:۔

"مامور کا کام نہیں کہ اس حد سے قدم آگے رکھے۔ جس قدر اس کو اطلاع صاف طور پر دی گئی ہے" (مسیح موعود صفحہ ۱۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں کہ "اس وقت کے بیان اور براہین احمدیہ کے بیان میں صرف اس قدر (فرق) ہے۔ کہ اس وقت بباعث اجمال الہام کے اور نہ معلوم ہونے ہر ایک پہلو کے اجمالی طور پر لکھا گیا۔ اور اب مفصل طور پر لکھا گیا" (ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۲۶۱)

پس اگر "اہلِ پیغام" اس بات کے ماننے پر آمادہ ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک ایسا زمانہ آیا۔ کہ دعوے کے ہر ایک پہلو کے نہ معلوم ہونے کے باعث آپ پہلے اُسے مجازی قرار دیتے رہے۔ اور بعد میں کامل توضیح ہونے پر آپ نے اُسے حقیقی قرار دے دیا۔ تو اس کے تسلیم کرنے سے بھی ہمیں انکار کی ضرورت نہیں:۔

بہرحال جونسا پہلو بھی وُہ اختیار کریں ہمارے لئے مفید ہے۔ اگر وُہ یہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے کو عوام کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہُوئے مجازی قرار دیتے تھے۔ حالانکہ آپ فی الواقعہ مسیح موعود تھے۔ تو ہم کہتے ہیں بعینہٖ یہی حال دعوئے نبوت کا بھی سمجھ لیجئے۔ اور اگر وُہ کہیں۔ کہ دعوئی مسیح موعود کو بباعث اجمال الہام اور واضح نہ ہونے ہر ایک پہلو کے۔ آپ پہلے تو مجازی قرار دیتے رہے۔ اور بعد میں حقیقی قرار دیا۔ تو پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں نے تسلیم کر لیا۔ کہ مدعی بھی کبھی دعوے کے کسی پہلو کو اجمال کی وجہ سے اس کی تفسیر میں غلطی کھا سکتا ہے:۔

مدعی سے غلطی کا ہونا ممکن ہے

مولوی محمد علی صاحب نے اس امر کو صاف الفاظ میں تسلیم بھی کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"پس اطلاع غیبی کے ساتھ اگر تو اس امت کے لئے مسیح کا مثیل ہے) ایک غلطی کو بھی (کہ مسیح آسمان سے نازل ہونگے) قلم سے نکلوا دیا گیا۔ تا یہ ہمیشہ کے لئے ایک بیّن شہادت رہے۔ کہ یہ شخص پیش بندی کے طور پر مسیح کے ساتھ اپنی مماثلت نہیں جتا رہا۔ بلکہ یہ فی الواقعہ اسے خدا کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ اور غلطی کا امکان ہر فردِ بشر سے ہے۔ ہاں نبی کو جس کا قول بعض معاملات میں شریعت کا ایک حکم بن جاتا ہے۔ ایسی غلطی سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھتا ہے۔ لیکن جس کا قول ردوہ الی اللہ والرسول کے ماتحت آسکتا ہے۔ اس سے ایسی غلطی کے ہو جانے میں حرج نہیں" (مسیح موعود صفحہ ۱۳۲)

نبی سے بھی ایسی غلطی ہو سکتی ہے

مولوی صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ہر مدعی جو ردوہ الی اللہ والرسول کے ماتحت آسکتا ہے۔ اگر وُہ اپنے دعوے کے متعلقات میں غلطی کر جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ صرف نبی ہے۔ جو ایسی غلطی سے محفوظ رکھا جاتا ہے مگر ایک سطر لکھنے کے بعد معاً مولوی صاحب نے اس امر کو بھی تسلیم کر لیا۔ کہ نبی بھی ایسی غلطی کر سکتا ہے۔ چنانچہ وُہ لکھتے ہیں "شائد (مسیح موعود علیہ السلام کی) اس غلطی کا ہونا اس لئے بھی ضروری تھا۔ کہ پہلے دوبارہ آمد کی پیشگوئی میں حضرت یحییٰ بھی ایسی ہی غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ ان سے جب علمائے یہود نے یہ دریافت کیا۔ کہ کیا تو الیاس ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں (یوحنا ۱: ۲۱) حالانکہ مسیح نے کہا۔ کہ یہی یحییٰ الیاس ہے۔ کیونکہ اس کا مثیل ہو کر آیا ہے۔ وہاں بھی یہ غلطی اسی لئے کرائی گئی۔ کہ تا اس کا دامن تصنع سے پاک ثابت ہو" (مسیح موعود صفحہ ۱۳۴)

حضرت یحییٰ علیہ السلام یقیناً نبی تھے۔ اور ان سے بھی مسیح موعود علیہ السلام جیسی غلطی ہوئی۔ نہیں بلکہ کرائی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ نبی ایسی غلطی سے محفوظ رکھا جاتا ہے خود ان کے کلام سے باطل ثابت ہوا۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے نبوت کے متعلقات کی تفسیر میں پرانے عقیدہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے پہلے کوئی غلطی کی۔ اور بعد میں وہ بھی کامل توضیح سے دور ہو گئی۔ تو نہ تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ پہلے دعوئے صحیح نہ تھا۔ اس لئے بعد میں اسے بدلا گیا۔ اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے۔ کہ آپ کو دعوے کے متعلق یقین نہ تھا۔ اور نہ ہی دراصل یہ غلطی ہے کیونکہ اس کی وضاحت بعد میں ہوئی۔

۱۹۰۱ء میں دعوئ نبوت کی زیادہ توضیح

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی نبوت میں کسی قسم کا کسی لحاظ سے اجمال تھا۔ اور اس میں کسی زیادہ توضیح و تصریح کی ضرورت نہ تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں تحریر فرمایا۔ کہ

"حق یہ ہے کہ خدا تعالے کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ موجود نہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱)

مولوی صاحب کا قابل توجہ رویہ

تعجب ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہوئے اور آپ کے الہامات میں آپ کے حق میں بار بار لفظ نبی اور رسول کے ہوتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ پہلے انبیاء نے بھی خدا کی طرف سے خبر پا کر مسیح موعود کو "نبی" کے لفظ سے پکارا ہے۔ پھر سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر نبی ثابت ہو جائیں۔ لیکن دوسروں کے متعلق جن کی نبوت متنازع فیہ ہے۔ اور جن کی نبوت کے متعلق صراحتاً نہ قرآن کریم سے اور نہ احادیث سے شہادت ملتی ہے۔ اور نہ ہی کسی نبی کی ایسی پیشگوئی دستیاب ہوتی ہے۔ جو انہیں نبی کے نام سے موسوم کرے۔ اُن کے متعلق بڑی فراخ دلی سے یہ فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ کہ وہ نبی ہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب حضرت "لقمان" کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"اس بارہ میں اختلاف ہوا ہے۔ کہ وہ نبی تھے۔ یا صرف انہیں علم و حکمت عطا ہوا تھا۔ میرے نزدیک یہ قول اصح نہیں کہ وہ نبی نہ تھے۔ کیونکہ قرآن کی بیان کی غرض یہی ہے۔ کہ وحی الٰہی ہی اصل سرچشمہ اس علم و حکمت کا ہے جو اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بالخصوص شرک کے خلاف زور دینے والی ایک ہی قوم ہوئی ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور "آن" قول کی تفسیر ہے اور اللہ تعالے کا اس طرح احکام دینا انبیا سے ہی خاص ہے"۔

(تفسیر بیان القرآن مؤلفہ مولوی صاحب صفحہ ۱۴۸۴ نوٹ ۲۶۰۴)

مندرجہ بالا حوالہ میں صرف تین امور کو مولوی صاحب نے حضرت لقمان کی نبوت پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔

اوّل یہ کہ انہیں وحی الٰہی کا شرف حاصل تھا

دوسرے یہ کہ آپ شرک کے خلاف تھے

تیسرے یہ کہ آپ کی وحی میں ایک حکم کا پایا جانا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ولقد آتینا لقمان الحکمۃ اَنِ اشکُرْ للّٰہ کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی۔ (اور کہا) کہ خدا کا شکریہ ادا کر (لقمان ع ۲)

نبوتِ لقمانؑ کے دلائل حضرت مسیح موعودؑ میں موجود ہیں

اگر یہ تین دلائل کسی کی نبوت کے ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں۔ تو میں علےٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ اور ہر ایک احمدی کہلانے والا بھی یہی کہے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یقیناً نبی تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کو شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ حاصل تھا۔ اور نہایت کثرت سے حاصل تھا چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالے جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور جس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں"۔

(بدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

دوسری دلیل یہ دی گئی ہے۔ کہ لقمان شرک کے خلاف تھے۔ اور شرک کے خلاف زور دینے والی ایک ہی قوم ہوئی ہے۔ یعنی انبیاء علیہم السّلام اس دلیل کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی غرض بعثت میں سے سب سے بڑا جزو شرک کو مٹانا ہے۔ اسی لئے آپ کا نام مسیح رکھا گیا۔ اور کسر صلیب آپ کا کام بتایا گیا حضور بھی فرماتے ہیں:۔

"یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں۔ کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالےٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کیلئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا۔ اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دئے۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے طیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضروری نہیں تھا۔ کہ سحر کے مقابل معجزہ بھی دنیا میں آتا"۔

(فتح اسلام ایڈیشن اول صفحہ ۶،۷)

مولوی محمد علی صاحب خود لکھتے ہیں۔ کہ "احمدیت کا سب سے بڑا مقابلہ دجال سے ہے"

(تحریک احمدیت صفحہ ۱۷۸)

"اور قرآن میں صراحت سے مذکور ہے۔ کہ اس (دجال) سے مراد وہ اقوام ہیں۔ جو خدا کا بیٹا بناتی ہیں۔ اس لئے اس کے عیسائی ہونے میں کوئی شبہ نہیں"۔ (تحریک احمدیت صفحہ ۱۲۷)

پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد عظیمہ میں ایک بہت بڑا مقصد طلسم شرک کو پاش پاش کرنا تھا۔ اس لئے آپ بھی اللہ تعالے کے نبی ہیں۔

تیسری دلیل یہ دی گئی ہے۔ کہ اسے الہام ہوتا ہے۔ اُشْکُرْ لِیْ کہ میرا شکریہ ادا کر اور چونکہ یہ ایک حکم ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ لقمان نبی تھے۔

اس دلیل کے رو سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے الہامات ایک نہیں۔ دو نہیں۔ بلکہ کئی احکام پر مشتمل ہیں۔ مثلاً

۱۔ اشکر نعمتی رئیت خدیجتی۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸
۲۔ واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک صفحہ ۲۴۲
۳۔ فاصدع بما تومر واعرض عن الجاھلین تذکرہ صفحہ ۳۵
۴۔ قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم تذکرہ صفحہ ۸۰
۵۔ تَلَطَّفْ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَیْھِمْ تذکرہ صفحہ ۸۳
۶۔ قل یا یھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون صفحہ ۸۴
۷۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم تذکرہ صفحہ ۸۵
۸۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا " صفحہ ۸۵
۹۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ " صفحہ ۸۶
۱۰۔ قل یا یھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا تذکرہ صفحہ ۳۴۵

اگر لقمان کے ایک الہام اشکر للّٰہ سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ تو خدا را بتائیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا اور ان جیسے اور سینکڑوں الہامات سے کیوں آپ کی نبوت ثابت نہیں ہوتی؟ انصاف! انصاف!! انصاف!!!

حضرت مسیح موعود کو غیر نبی ثابت کرنے کیلئے ایک عجیب دلیل

حیرت ہے کہ لقمان کے متعلق تو اس قدر فراخ دلی کہ ایک الہام پر اسے نبی قرار دیدیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سینکڑوں الہامات کی موجودگی میں اور ان الہامات کی موجودگی میں جن میں آپکو بار بار نبی۔ رسول اور مرسل پکارا گیا۔ مولوی صاحب آپکو غیر نبی ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح انصاف کا خون کر رہے ہیں اور طرفہ یہ کہ پھر ایسی ایسی دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ جن پر ایک عقلمند بیساختہ ہنس دے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت صلعم کو "یا محمد" یا "یا احمد" کہکر قرآن شریف میں کہیں خطاب نہیں کیا گیا۔ حالانکہ دیگر انبیاء و رسل کو نام سے خطاب ہوا ہے"۔

جیسے یا آدم یا موسیٰ یا عیسیٰ یا داؤد یا ابراہیم یا نوح۔ آنحضرت کو خطاب یاایھا الرسول یا یاایھا النبی سے کیا ہے۔ یعنی النبی اور الرسول کے نام سے اس کی وجہ گو آپ کی تشریف بھی ہو۔ مگر اصل حکمت یہ ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی کوئی رسول ہونیوالا نہ تھا۔ اس لئے النبی اور الرسول کہہ کر خطاب کیا ہے۔ اور دوسرے چونکہ کمالات نبوت آپ میں جمع ہوئے۔ اس لئے بھی کوئی دوسرا نبی اس کا مستحق نہ تھا۔ کہ اوسے النبی اور الرسول کہہ کر خطاب کیا جاتا"۔ (تفسیر مولوی صاحب جلد ا صفحہ ۶۲۰)

کیا عمدہ حکمت بیان کی ہے۔ جس سے ادھر تو رحمت الہیہ (نبوت) کا دروازہ بند ہوا۔ اور اُدھر تمام انبیاء کرام النبی اور الرسول کے خطاب سے محروم ٹھہرے۔ گویا جائز نہیں کہ خدائے تعالےٰ سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے نبی یا رسول کو النبی یا الرسول کے الفاظ میں خطاب کرے۔ کیونکہ کمالات نبوت کے جمع نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس نام کے مستحق نہیں۔

یہ ایک خطرناک بات ہے جو مولوی صاحب کے قلم سے نکلی۔ وہ ذرا بتائیں تو سہی۔ کہ ایک نبی اور رسول کیوں یاایھا النبی کے خطاب کا مستحق نہیں کیا اسے نبوت اور رسالت حاصل نہیں؟ ضرور حاصل ہے۔ اور وہ یقیناً یاایھا النبی اور یاایھا الرسول کے خطاب سے پکارا جانیکا مستحق ہے۔

پھر کسی نبی کو اس خطاب سے پکارا کیوں نہیں گیا؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب یہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے وحی پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشگوئی کی اور بتایا کہ آئندہ ایک نبی میرا مثیل آئے گا۔ یہ پیشگوئی بنی اسرائیل میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین تھے۔ شہرت پاگئی۔ اور وہ اس نبی موعود کی انتظار میں لگ گئے۔ اور جب کبھی وہ اس عظیم الشان نبی کے متعلق گفتگو کرتے تو اسے "وہ نبی" کے الفاظ میں یاد کرتے یعنی وہ نبی جس کی موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں بشارت دی ہوئی ہے۔ چونکہ "وہ نبی" کے الفاظ زبان زدِ عام ہو گئے۔ اس لئے جب اس پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو خدا تعالےٰ نے عام مستعمل محاورہ کے مطابق النبی کے لفظ سے خطاب فرمایا۔ جس کے معنے ہیں۔ "وہ نبی" پس اگر تو النبی سے مراد "وہ نبی" لیا جائے۔ جس کی توریت میں پیشگوئی موجود ہے۔ اور جسے موسیٰؑ نے اپنا مثیل قرار دیا ہے۔ تو پھر النبی کے لفظ کے ساتھ خطاب میں کوئی نبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک نہیں اور نہ ہی مستحق ہے۔ کیونکہ سوائے آپؐ کے کوئی شخص اس پیشگوئی کا مصداق نہیں۔ لیکن اگر یہ کہا جائے۔ کہ النبی اور الرسول کے نام سے دوسرے انبیاء اس لئے مخاطب نہیں کئے گئے۔ کہ ان میں کمالات نبوت جمع نہیں یہ سراسر غلط اور باطل ہے۔

غرض النبی اور الرسول کے الفاظ سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ پہلے زمانہ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

مسیح موعودؑ کو یاایھا النبی کے الفاظ سے خطاب

پھر کیا مولوی محمد علی صاحب کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا یاایھا النبی اَطْعِمُوا الجائعَ والمُعْتَرّ مولوی صاحب کے منشاء کے مطابق ہم بطور فرض محال تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کئے لیتے ہیں۔ کہ یہاں لفظ نبی سے مراد مجازی نبی ہے۔ مگر اس سے تو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یاایھا النبی کے الفاظ سے خطاب کیا پس مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو ایسے بودے اور کچے دلائل پیش کرنے سے باز آنا چاہیئے۔ الحاصل حدیث مسلم جس میں دجال کا مفصل ذکر ہے۔ اور جسے نواس بن سمعان نے روایت کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نبی اللہ" ٹھہراتی ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ وہ روایت صحیح ہے۔

محمد صادق
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کی مختصر رپورٹ

تبلیغی لیکچر (۲) معززین سے ملاقاتیں (۳) تبلیغی لٹریچر کی اشاعت (۴) ایک معزز خاندان اسلام میں داخل

(از چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ مبلغ اسلام بوڈاپسٹ)

تبلیغی لیکچر

ماہِ نومبر میں جماعت احمدیہ کے چار اجلاس ہر ہفتہ کی شام کو تین بجے سے سات بجے تک منعقد ہوتے رہے۔ ۷ نومبر کے اجلاس میں ہر ایک بھائی نے دس دس منٹ اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ اُس نے اسلام میں کیا خوبیاں پائیں اور عیسائی مذہب کو کیوں چھوڑا۔ تقاریر کے بعد نماز کا سبق دیا گیا۔ ترجمہ نماز کی ٹائپ شدہ کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ ۱۴ نومبر کے اجلاس میں معرکۃ الآرا لیکچر ہوئے۔ ہر بھائی نے ایک دوسرے سے سوال کئے اور خاکسار نے ہر ایک کو جواب دینے میں مدد دی مسٹر Pogo Khalid نے "تقدیر اور اسلام"۔ مسٹر Jafar Sarandy نے "زکوۃ کی اہمیت" مسٹر Orban Mustafa نے "رمضان کی فلاسفی" اور مسٹر Fogla Nasir نے "حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد" کے موضوعات پر لیکچر دئے۔ قریباً ہر احمدی بھائی ایک ایک نئے دوست کو ساتھ لائے جن کو اعتراضات کا موقع دیا گیا۔ مگر انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ کہا۔ ہم بھی اسلامی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کی جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ ۲۱ نومبر کے اجلاس میں Adventist فرقہ کے پانچ آدمی بھی شامل ہوئے اور تین ایرانی اور بوسینیا کے دو مسلمان بھی شریک ہوئے لہٰذا ہم نے پروگرام بدل کر اُن کی خواہش کے مطابق مندرجہ ذیل مضامین پر بیس بیس منٹ تقاریر کیں۔ "آمد مسیح موعودؑ" "کیا حضرت عیسیٰؑ ہمارے نجات دہندہ ہو سکتے ہیں" "واقعہ صلیب کے بعد یسوع مسیح کہاں گیا" "اسلام اور تلوار"۔ اسلام کے متعلق نپولین اور برنارڈشا کی رائے" آیت "ماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لھم۔ کی تفسیر" "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نظر" ان مضامین پر مسٹر خالد جعفر۔ سلیم۔ ناصر مصطفےٰ عنایت بے اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ۲۸ نومبر کے اجلاس میں خاکسار نے سورہ والعصر اور المرسلات کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بیان کیا اور مسٹر جعفر نے آیت قرآنی "ذالِکَ الکِتابُ لاریبَ فیہِ ھُدًی لِلمتّقِین" کی انگریزی تفسیر کا ترجمہ ہنگری زبان میں سنایا۔ Dr. Medick سیکرٹری میونسپل کمیٹی بھی اجلاس میں موجود تھے۔ کہنے لگے واقعی اسلام جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ باقی مذاہب کی سوسائیٹیوں میں یہ سپرٹ نہیں پائی جاتی جو آج میں نے اس اجلاس میں دیکھی ہے۔ اسکے بعد معزز بھائیوں نے نماز کا سبق سنایا کیونکہ مہینہ کے آخر تک خاکسار نے انکو مہلت دے رکھی تھی مسٹر Orban Mustafa سب سے اول درجہ پاس ہوئے۔ اور Ahmed بھی سے بھی زیادہ اچھے تلفظ کیساتھ ساری نماز انہوں نے یاد کر لی ہے قرآن کریم کی بعض سورتیں یاد کر رہے ہیں میں چونکہ بیمار رہتا ہوں اسلئے ان دنوں مسٹر مصطفےٰ ہی امام الصلوۃ ہیں۔

لیکچر اور مناظرے

ماہ حال میں انگریزی سوسائٹی میں دو لیکچر دیئے۔ کالچرل سوسائٹی میں یہودی اور عیسائی مذہب کے دو چوٹی کے علماء سے مناظرے ہوئے جو بفضل خدا بہت کامیاب رہے۔ اس مہینہ میں ۱۲۷ خطوط لکھے گئے اور ہر سوسائٹی میں سلسلہ کے اخبارات بھیجے گئے۔ انگلش سوسائٹی کے احباب میں تبلیغ عام کا موقع ملتا رہتا ہے۔ اس ماہ میں دو اور سوسائیٹیوں سے خاص طور پر دعوت آئی یعنی Magyar Nippon Society اور Turan Union ان دونو سوسائیٹیوں کے اکثر افراد مشرق جو اسلام کے دوست ہیں۔ توران یونین کے پریذیڈنٹ ہز ایکسیلنسی Dr. Mihaly ہیں۔ جب میں ۲۸ تاریخ کی رات کو اس یونین میں گیا

دیکھ رہا تھا۔ میرے داخل ہونے پر لیکچرار صاحب یعنی Prof: Francis Zaity نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا " حاضرین آج آپ سب خوش ہونگے کہ ایاز خان جنہوں نے ہمارے ملک اور قوم کی نسبت متعدد نہایت اچھے مضامین اسلامی اخبارات میں لکھے ہیں اور یہاں تبلیغ اسلام کے لئے آئے ہیں۔ میں ان سے آپ کا تعارف کراتا ہوں۔ سب نے خوشی کا اظہار کیا۔

امراء سے ملاقاتیں

اس ماہ میں برطانوی قونصل مسٹر Septimus Bracket اور شہزادہ جرمنی یعنی Prince Hohenlohe Charles کو جماعت احمدیہ کے حالات بتائے اور تبلیغ کی ہنگری کے محافظ تاج اور سابق وزیر داخلہ ہز ایکسی لینسی Baron S. Perenyi سے خاص وقت لے کر ملاقات کے لئے گیا۔ اور دنیا کو چاروں طرف سے گھیرنے والی اسلامی جماعت کے مفصل حالات سنا کر تبلیغ کی۔ دو گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلامی کتب کا ایک مکمل سیٹ بطور تحفہ دیا۔ الفضل۔ سن رائز۔ اور مسلم ٹائمز کے پرچے تمام کے تمام جن میں ہنگری کا ذکر تھا۔ ان کی خواہش پر مہیا کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے مدت سے خواہش تھی کہ حقیقی اسلام کا مطالعہ کروں۔ آج ان کتب کے حاصل کرنے میں مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ نیز کہا۔ اگر بوڈاپسٹ میں مشرق کے مسلمان کوشش کر کے مسجد بنوائیں۔ تو ہنگری میں اسلام جیسے مذہب کو حاصل کرنے کی تڑپ موجود ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی اس قدر سرگرم کوششوں اور تبلیغی جدوجہد سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں اسلام پھیل جائے گا۔

ایک اور مشہور اسلام دوست Count Csaky Istvan سے ایک گھنٹہ ملاقات و گفتگو ہوئی اور دعوت اسلام دی۔ پروفیسر Medjeszay کرنل Baron Lipthay اور نین Engelbach بیرسٹروں یعنی Dr. Kronfeld Dr. Peto Andor Miklos اور میرے دوست Dr. Kromolin Victor کو مختلف اوقات میں تبلیغ کی گئی۔ دو گریجویٹ لیڈیاں تحقیق حق کے لئے سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کر رہی ہیں۔ ان کا نام Edith Gregely اور Felicitas Stankovic ہے۔ ان کے علاوہ ہر روز ایک دو عام ملاقاتیں ہوتی ہیں۔

جرمنی کے مسلمان لیڈر سے ملاقات

۱۲ نومبر کو "جرمن مسلم ایسوسی ایشن برلن" کے وائس پریذیڈنٹ Dr Kloppe اور ان کے Vome Hofe دوست Mr. Kuno Leiske بوڈاپسٹ انجمن احمدیہ کے کمرہ میں تشریف لائے۔ مسٹر خالد پونگو ان کو ایک ریسٹ ہوس میں ملے تھے۔ اور وہاں ایسے جوش سے ان کو حقیقی اسلام کا جذبہ دکھایا کہ وہ ۱۵ سے ساتھ لے کر سیدھے خاکسار کے پاس آئے۔ کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے فوٹو آویزاں تھے۔ عربی قطعات اور ہنگری کے اخبارات جن میں میرے فوٹو تھے۔ سب فریم شدہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ہر دو صاحبان نے ہمارے ساتھ فوٹو اتروائے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر اور اخبارات مسلم ٹائمز و سن رائز کے پرچے بھی دئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا ہماری برلن مسجد میں بھی پتھر لگا ہوا ہے کہ یہ احمدیوں نے بنوائی ہے۔ اور ہم مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہیں ہمیں سلسلہ احمدیہ کے حالات کے متعلق اور امریکہ۔ افریقہ۔ چین۔ جاپان ہسپانیہ اور ہنگری کے مشن ہائے اسلام کی کارگزاری سے از حد دلچسپی اور مسرت ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ہمیں بھی سلسلہ کا لٹریچر بھجواتے رہیں۔ خاکسار نے ان کو سن رائز کے پرچے اور اجرائے نبوت کے ٹریکٹ وغیرہ جو مجھے ٹانگانیکا کی جماعت نے بھجوائے تھے۔ دئے۔ یہ ٹریکٹ جرمنی کے علاوہ البانیہ۔ آسٹریا میں بھی باقاعدہ بھجوا رہا ہوں اٹلی۔ اور بلغاریہ میں دس بارہ معززین کو ٹریکٹ بھجوائے گئے۔ پولینڈ اور فرانس میں تین سیاحوں کو ٹریکٹ اور اخبارات بھجوا چکا ہوں۔ ہر ملک کے حالات کے مطابق سرے سے کام کر رہا ہوں۔ اور جہاں تک وسائل کا تعلق ہے۔ یورپ کے تمام ممالک میں تبلیغ کے تیر چلائے ہیں۔ غیر ممالک کے طلباء سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

فن لینڈ۔ ناروے اور سویڈن

شمالی قطب کے قریب کے ممالک کے لئے ایک مجاہد کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ یکم نومبر کو مسٹر Smidhs مسٹر Schrony اور فن لینڈ کی فاضلہ خاتون Madame Aili Lukkai اسلامی مشن کا نام سن کر انجمن میں تشریف لائے۔ دعوت چائے اور تبلیغ کے بعد لیڈی موصوفہ سے خاکسار نے فن لینڈ۔ ناروے اور سویڈن کے حالات اور اسلام پھیلانے کے ذرائع دریافت کئے۔ اسلام پھیلانے کا انہوں نے یہ طریقہ بتایا کہ چونکہ یہ تینوں ملک عیسائی ہیں اور Lutheran کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں وہ اسلام نام سنکر ویسے تو گھبرائینگے ہاں اگر یہ اعلان کر دیا جائے کہ مسیح موعود کا ظہور قادیان میں ہوا ہے اور حضرت مسیح ناصری جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ کشمیر میں مدفون ہیں تو پھر تینوں ممالک کو جلد متوجہ کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ان سے انگریزی دانوں کی فہرست کے لئے کہا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ مختلف شہروں کے دوستوں سے موسم گرما میں نام و پتوں کی فہرست تیار کرانے کی کوشش کریں گی۔

جنوب مشرقی یورپ میں رہنے والے ہندوستانیوں کو پیغام احمدیت

اگر کوئی مشرق سے نئی وضع کا انسان بوڈاپسٹ میں وارد ہو تو شہر کے لڑکے مرد اور عورتیں اسے ایاز خان کی موجودگی کی خبر دیتے ہیں۔ چنانچہ ۲۲ نومبر کو ایک سیاح عالم مسٹر Molem Talie جب مجھے ملنے آئے تو انہوں نے بتایا کہ ایک ہفتہ سے وہ بوڈاپسٹ میں آئے ہوئے ہیں اور اکثر معززین نے ان کو میرا پتہ دیا ہے۔ اس لئے وہ ملاقات کرنے آئے۔ مسٹر Molem سنگاپور کے رہنے والے ہیں۔ اور قریباً ستر ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں یورپ کے جنوب مشرقی ممالک میں ان کو گیارہ ہندوستانی ملے جو اچھی ملازمت یا تجارت کر رہے ہیں ان سب کے پتے حاصل کر کے میں نے ہر ایک کو آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان کے مشہور لیکچر Message of Ahmadiyyat کی ایک ایک کاپی بذریعہ ڈاک بھجوائی۔

صبح و مساء

گذشتہ ماہ سے طبیعت علیل چلی آتی ہے ڈاکٹر کہتے ہیں۔ بخار ہے۔ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے شب تک عیادت کے لئے آنے والوں کو تبلیغ کرتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ لوگوں کو میرے پاس آنے کی صورت پیدا کر دی ہے آخر وہ رحیم تو ہے ہی اور سے
چاہیئے کوئی تو تقریب ترحم کے لئے
میں نے کیا بننا ہے اے دوستو! اچھا ہو کر
باوجود نیند آور دوائیاں کھانے کے آنکھوں سے نیند بالکل اڑ گئی ہے اور اب رپورٹیں لکھنے کے لئے مجھے وقت کی شکایت نہیں رہی۔

ایک معزز خاندان داخل اسلام

قرآن مجید کی بعض آیات پڑھ کر میں سجدہ میں گر جاتا ہوں۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا۔ والنّٰشِرٰتِ نَشْرًا سے میں نے سمجھا کہ ہنگری کا چھاپہ خانہ مراد ہے کیونکہ اس مہینہ کی پریس رپورٹ جو میں علیحدہ انشاء اللہ بھجواؤں گا۔ اس سے واذا الصحف نشرت والی پیشگوئی ہنگری میں پوری ہو چکی۔ لیکن پھر خیال آیا کہ پیشگوئیاں دو ہیں اور بالکل علیحدہ۔ اور اخباروں کا شور ابھی تک میرے معیار کے مطابق کافی نہیں۔ آلہ نشر صوت سے بھی کچھ تعلق ہونا چاہیئے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس ماہ میں ایک اور خوشی کا موقعہ دیدیا کہ یہاں کے مشہور ریڈیو انجینئر Hr. Kalla Istvan Habibe جو فرانس میں گورنمنٹ ہنگری کی طرف سے ریڈیو ڈائرکٹر بھی رہ چکے ہیں۔ مع اہل و عیال اسلام قبول کر کے

جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا فرانسیسی ترجمہ پڑھا۔ اور اُن پر صداقت کھل گئی الحمدللہ کہ اب اسلام کی تبلیغ ریڈیو کے ذریعہ یورپ میں براڈکاسٹ کرنے میں آسانی ہوگی۔ ان کا اسلامی نام (Habib) حبیب رکھا گیا ہے

درخواست دعا

میری صحت گر رہی ہے۔ لیکن خدا قادر مطلق ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور مخلصین جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ س

نہیں جز دعائے یونس کے رہا کوئی بھی چارہ
کہ غم والم کی مچھلی مجھے اب نگل رہی ہے
کبھی وہ گھڑی بھی ہوگی کہ کہونگا یا الٰہی
میری عرض تو نے سُن لی۔ وہ مجھے اگل رہی ہے۔

ایک شرارت کیخلاف جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی صدائے احتجاج

ذیل میں ریاست کشمیر کی بعض احمدی جماعتوں کی متفقہ قرار دادیں درج کی جاتی ہیں۔ جنمیں انہوں نے ایک احمدی کیخلاف بعض اشخاص کی شرارتوں پر احتجاج کیا ہے۔ حکام متعلقہ کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اس معاملہ کی طرف متوجہ ہوکر شرارت کا سدباب کریں

۱۹ پوہ سمت ۱۹۹۳ کو جماعت ہائے احمدیہ ناسنور رشی نگری کوریل وغیرہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بمقام ناسنور زیر صدارت مولوی نعمت اللہ خانصاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

۱۔ جماعتہائے مذکور کا یہ غیر معمولی اجلاس موضع کلر تحصیل بلوامہ کے لوگوں کی اس معاندانہ حرکت کے خلاف جو انہوں نے میاں جلال الدین صاحب احمدی کے خلاف محض احمدیت کیوجہ سے کی ہے۔ سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت کشمیر کو یقین دلاتا ہے۔ کہ میاں جلال الدین صاحب نہایت نیک اور شریف آدمی ہیں۔ اور جو الزام ان کے خلاف لگایا گیا ہے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ باشندگان کلر نے محض شرارت کی بنا پر انکے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکام بالادست سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مظلوم کی دادرسی فرمادیں۔

۳۔ قرار پایا۔ کہ ان قرار دادوں کی نقول جناب گورنر صاحب بہادر۔ وزیر صاحب اننت ناگ سرینگر۔ تحصیلدار صاحب بلوامہ اور اخبارات کو بھجوائی جائیں۔

"غلام محمد سیکرٹری اجلاس جماعتہائے ناسنور رشی نگری و کوریل" (ریاست کشمیر)

پنجاب یونیورسٹی کا افسوسناک قانون

پنجاب یونیورسٹی منظور شدہ سکولوں کے مدرسین کو پرائیویٹ طور پر ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات میں شامل ہونے کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن اس سال محکمہ تعلیم پنجاب نے نہایت افسوسناک تنگ دلی کا مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ اور اس رعایت کو صرف باتنخواہ مدرسین تک محدود کر کے بلاتنخواہ مدرسین کو اس جائز حق سے جو مجموعی طور پر جملہ مدرسین کو عطا کیا گیا تھا۔ محروم کر دیا ہے۔

کئی نوجوان اپنی بیکاری کے ایام کو کارآمد بنانے کیلئے۔ اپنی علمی قابلیت میں اضافہ کرنے کی خاطر اور بعض اوقات رفاہ عام کے امور میں امداد دینے کے لئے کسی قومی سکول میں تنخواہ کے بغیر کام کرتے ہیں۔ وہ باتنخواہ اساتذہ کی طرح تمام اوقات مدرسہ میں کام کرتے ہیں۔ اور یونیورسٹی کے قانون کے مطابق بونافائیڈ ٹیچروں کے زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ پھر یہ امر موجب حیرانی ہے۔ کہ پنجاب کا محکمہ تعلیم ان کو کن امور کی بنا پر بونافائیڈ ٹیچروں کے زمرہ سے خارج کرتا ہے۔ اور انہیں امتحانات میں شامل ہونے سے روکتا ہے آج کل جب کہ تعلیم پر اس قدر سرگرمی دکھائی جا رہی ہے۔ اور اس کے برعکس محکمہ تعلیم تمام غیر سرکاری سکولوں کی رقوم امداد میں بے دردی سے تخفیف عمل میں لا رہا ہے۔ قومی سکولوں کے لئے مجبوراً آنریری مدرسین مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور ایسا کرنے کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اگر یہ بے لوث کارکن مدرس ہونے کی حیثیت سے پرائیویٹ طور پر کوئی امتحان دے سکیں تو یہ اُن کی خدمات کا صلہ ہوگا جس چیز پر محکمہ تعلیم کا کچھ صرف نہ ہو۔ اور عوام الناس اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی علمی قابلیت کو بڑھا سکیں۔ اس کو بند کرنا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ ہمارے صوبہ کا محکمہ تعلیم عملی طور پر اس بات کی کوشش کرتا ہے۔ کہ لوگ تعلیم کے حاصل کرنے میں بالکل دلچسپی نہ لیں۔

جو آنریری مدرسین دو سال سے امتحانات کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور بہت عرصہ سے سکولوں میں پورا وقت دے رہے ہیں۔ انکو قبل از وقت اطلاع دینے کے بغیر امتحان میں شامل ہونے سے روکنا کسقدر ظلم اور بے انصافی ہے۔

اگر یہ بلا کسیطرح سے بھی نہیں ٹل سکتی اور محکمہ تعلیم پنجابی نوجوانوں کو جو کالجوں میں داخل ہوکر تعلیم نہیں حاصل کرسکتے۔ مگر تعلیم کا شوق رکھتے ہیں۔ اپنی استعداد بڑھانے سے روکتا ہے۔ تو ہم خاموش ہیں۔ کیونکہ مدرسین ضرورت سے زیادہ پریشان ہوتے ہیں۔ لیکن مودبانہ طور پر التجا ہے۔ کہ کم از کم اس کالے قانون کو آئندہ سال سے نافذ کیا جاوے۔ تاکہ بیکس بلاتنخواہ مدرسین اس دفعہ تو امتحانات میں شامل ہو سکیں۔

(نامہ نگار)

حج کیلئے جانیوالی احمدی خواتین کے اعزاز میں دعوت

۱۶ جنوری بروز ہفتہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ دہلی اور اہلیہ صاحبہ بابو اعجاز حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جو حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوگئیں روانگی سے قبل لجنہ اماء اللہ دہلی کیطرف سے انکے اعزاز میں دعوت دیگئی۔ نیز ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں علاوہ اور امور کے بعض غیر احمدی خواتین کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے عقائد جماعت احمدیہ کی وضاحت کی گئی۔ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے ایڈریس کا مناسب جواب دیا۔

اس کے بعد اہلیہ صاحبہ بابو اعجاز حسین صاحب نے مختصر الفاظ میں تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں سب نے ملکر دعا کی۔ خاکسار نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

قیمت یا اطلاع زیادہ سے زیادہ ۶ فروری ۳۷ء تک آجانی چاہیئے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ جنوری لغایت ۱۵ فروری ۳۷ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ ان میں سے جن کی قیمت یا وی پی روکنے کے متعلق کوئی اطلاع ۶ فروری ۱۹۳۷ء تک موصول نہ ہوئی۔ ان کے نام ۹ فروری ۳۷ء کا پرچہ وی پی کر دیا جائے گا۔ جو اگر وصول نہ کیا گیا۔ تو حسب قواعد پرچہ بند ہو جائے گا۔ ۶ فروری کے بعد موصول ہونے والی اطلاع پر عمل درآمد کسی صورت میں نہ ہو سکے گا۔

مینیجر

نمبر خریداری	نام
43	مرزا برکت علی خان صاحب
129	حکیم محمد قاسم صاحب
131	چوہدری نذیر احمد صاحب
161	پیر حاجی احمد صاحب
181	منشی غلام حید صاحب
268	رستم خان
214	محمد احسان الحق صاحب
265	چوہدری غلام محمد صاحب
286	مولوی غلام علی صاحب
325	ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
407	ہدایت اللہ صاحب
428	ملک عبدالعزیز صاحب
557	منظور علی صاحب
793	مولوی عمرالدین صاحب
927	بابو عبیداللہ صاحب
979	خوشی محمد صاحب
1053	ایم نذیر خان صاحب
1430	بابو محمد شفیع صاحب
1477	ایم اے رشید صاحب
1492	چوہدری محمد حیات صاحب
1671	عبدالغفار صاحب
1709	ماسٹر شیر عالم صاحب
1793	کریم اللہ صاحب
1836	عبدالستار صاحب
1892	محمد حسین صاحب
2160	میاں ابراہیم صاحب
2339	نصیر احمد صاحب
2475	محمد شفیع صاحب
2221	چوہدری غلام احمد صاحب
3034	منشی عبدالعزیز صاحب
3047	ہدایت اللہ صاحب
3509	فیض احمد صاحب
3515	محمد شفیع صاحب
3683	چوہدری نعمت خان صاحب
3842	رفیع الدین احمد
3844	منشی الطاف خان
4008	ماسٹر فتح محمد صاحب
4011	شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
4174	محمد اقبال صاحب
4279	بابو محمد شفیع صاحب
4324	کریم بخش صاحب
4553	خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب
4784	چوہدری ابوالہاشم خان
4885	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
5191	شیر محمد خان صاحب
5214	اعراف اللہ صاحب
5330	چوہدری سردار خان صاحب
5353	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
5367	محمد اسمٰعیل صاحب
5410	ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب
5613	ملاں کرم الٰہی صاحب
5834	ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب
5839	بابو احمد خان صاحب
6321	بابو محمد عالم صاحب
6327	کریم بخش صاحب
6382	مرزا غلام حیدر صاحب
6472	اے جی ناصر صاحب
6726	حبیب الرحمٰن صاحب
6881	بابو کرامت اللہ صاحب
7240	چوہدری سردار احمد صاحب
7355	ملک بشیر بہادر صاحب
7366	قاضی فضل الٰہی صاحب
7655	دی سیکرٹری انجمن احمدیہ
7755	خواجہ عبدالغنی صاحب
7787	عطاء اللہ صاحب
7920	مخدوم محمد افضل صاحب
8075	رشید احمد صاحب
8086	ڈاکٹر ایچ اے یوسف زئی
8247	حکیم میر سعادت علی صاحب
8407	محمد حبیب علی صاحب
8472	ملک کرم الٰہی صاحب
8476	ڈاکٹر فضل کریم صاحب
8573	محمد اشرف صاحب
8641	احمد الدین صاحب
8755	چوہدری کریم بخش صاحب
8881	چوہدری غلام محمد صاحب
8887	عاشق محمد صاحب
8890	محمد شفیع خان
8916	عین علی شاہ صاحب
9030	محمد الدین صاحب
9158	سیٹھ خیرالدین صاحب
9170	خادم علی صاحب
9175	میاں ناصر علی صاحب
9212	ایم اے سبحان صاحب
9240	سید زمان شاہ صاحب
9247	بابو عطاء اللہ صاحب
9286	سید محمد حسین صاحب
9296	محمد اسمٰعیل صاحب
9310	شیخ احمد صاحب
9326	عبدالحی صاحب
9352	شکر الٰہی صاحب
9411	محمد ابراہیم صاحب
9423	عبداللہ خان صاحب
9425	چوہدری برکت علی صاحب
9482	خواجہ محمد شریف صاحب
9485	عنایت الٰہی صاحب
9508	مستری محمد حسین صاحب
9587	مولوی علی احمد صاحب
9598	سید تاج حسین صاحب
9609	محمود احمد ناصر صاحب
9621	شیر محمد خان صاحب
9632	محمد یعقوب صاحب
9634	ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
9655	فضل حق خان صاحب
9669	میاں اللہ رکھا صاحب
9687	ایم ایچ احمدی
9709	خان ظفرالحق خان صاحب
9715	خان عبداللہ خان صاحب
9730	شیخ فضل حق صاحب
9807	منشی محمد اسمٰعیل صاحب
9873	سردار بشیر احمد صاحب
9902	شیخ قمرالدین صاحب
9959	مولوی قمرالدین صاحب
9978	حکیم عبدالصمد صاحب
10001	سید سردار احمد صاحب
10042	شیخ صدیق احمد صاحب
10099	چوہدری سید علی صاحب
10107	انچارج ملک محمد شفیع صاحب
10108	سلیم اللہ صاحب
10190	میاں نصیر احمد صاحب
10193	ڈاکٹر اے اے بشیری
10206	چوہدری محمد سعید صاحب
10207	شیخ محمد خورشید صاحب
10274	شیخ عظیم الدین صاحب
10289	غلام مولا خادم
10294	نور حسین صاحب
10298	ابراہیم خان
10307	امیر غلام محمد صاحب
10311	نواب الدین صاحب
10329	طفیل احمد صاحب
10352	غلام مرتضیٰ صاحب
10378	ملک فضل حسین صاحب
10376	صالح محمد صاحب
10411	اے اے
10460	بابو غلام جیلانی
10465	منشی احمد الدین صاحب
10474	عبدالرحیم صاحب
10525	امام علی صاحب
10614	مرزا غلام قادر صاحب
10650	غلام محمد صاحب
10655	منشی محمد حیات صاحب
10664	عبدالغنی صاحب
10566	محمد لطیف صاحب
10679	علی گوہر صاحب
10693	خدا بخش صاحب
10715	منشی عبدالحمید خان صاحب
10720	قاضی محمود الحسن صاحب
10807	منشی دانشمند صاحب
10815	پروفیسر محمد صاحب
10824	چوہدری بشیر احمد صاحب
10840	امیر محمد اکبر صاحب
10850	سید عزیز اللہ شاہ صاحب
10862	محمد شریف صاحب
10920	میر حمیداللہ صاحب
11006	محمد عبداللہ صاحب
11124	پبلسٹی آفیسر
11159	سعیدہ عزیز اللہ
11160	محمد احمد صاحب
11164	کوہ نور
11181	ملک شیر محمد
11225	اقبال حسین صاحب
11244	سلطان علی صاحب
11261	چوہدری خورشید احمد صاحب
11227	شیخ عبدالرحمٰن صاحب
11284	محمد رمضان صاحب
11293	محمد علی صاحب
11301	محمد حسین صاحب
11306	سیٹھ محمد الیاس
11310	محمد بخش صاحب
11311	مستری نذیر احمد صاحب
11316	منشی برکت علی صاحب
11344	عزیز الدین احمد صاحب
11385	محمد حسن خان صاحب
11395	چوہدری محمد عبداللہ صاحب
11396	قاضی محمد حسین صاحب
11398	ایم اے بیگم صاحبہ
11501	ماسٹر عبدالقادر صاحب
11504	ملک احمد دین صاحب
11505	چوہدری عزیز احمد صاحب
11507	محمد سرور صاحب
11508	Miss A Kai.
11512	حاجی علی محمد صاحب سیٹھ
11521	عبدالحکیم صاحب
11597	شیخ محمد نذیر صاحب
11606	ایم رحمت علی صاحب
11620	محمد حفیظ صاحب
11625	محمد عالم صاحب
11675	محمد شریف صاحب
11678	چوہدری سردار احمد خان
11683	قاضی فضل الٰہی صاحب
11690	میاں عبدالحق صاحب
11696	ہری احمدیہ مسجد
11703	ملک احمد خان صاحب
11707	مولوی عبدالحق صاحب
11715	چوہدری نصیر احمد صاحب
11724	حکیم اللہ دتہ صاحب
11735	شیخ عبدالرحمٰن صاحب
11757	بدرالدین صاحب
11767	پیرجی عبدالحمید صاحب
11796	امتیاز احمد صاحب

11798 - مولوی ایم۔ اے ستار صاحب
11822 - چوہدری محمد الدین صاحب
11824 - مولوی نور الدین صاحب
11832 - عبدالحمید خان صاحب
11848 - میراں اللہ صاحب
11887 - محمد عمر صاحب
11891 - شیخ بشیر الدین صاحب
11892 - چوہدری عبدالمجید صاحب
11905 - اللہ بخش صاحب
11914 - ای محمد صاحب
11932 - سید سمیع اللہ صاحب
11936 - محمود احمد صاحب
11990 - شیخ عبید اللہ صاحب
12031 - اکبر خانصاحب و منشی [illegible] صاحب
12039 - مرزا اظفر علی بیگ
12052 - علی محمد صاحب
12068 - عبدالرحمٰن خانصاحب
12086 - فقیر احمد صاحب
12095 - نسیم میڈیکل ہال
12100 - مولوی عبدالواحد صاحب
12101 - چوہدری محمد افضل خان
12103 - رشید احمد صاحب
12106 - مولوی غلام محمد صاحب
12107 - حکیم محمد عبداللہ صاحب
12110 - محمد محسن صاحب
12127 - چوہدری غلام محمد صاحب
12128 - جنت النساء بیگم صاحبہ
12133 - شیخ محمد سعید صاحب
12134 - رسالدار محمد امیر خانصاحب
12143 - چوہدری خدا بخش صاحب
12146 - محمد یوسف صاحب
12154 - محمد حسین صاحب

12155 - عبدالغفور صاحب
12156 - خان بہادر مغل یار خان
12162 - مالک رام
12163 - چوہدری عمر الدین صاحب
12172 - محمد صادق صاحب
12187 - شیخ مبارک اسماعیل صاحب
12198 - تجمل حسین صاحب
12203 - شیخ عبدالحفیظ
12205 - محمد امیر صاحب
12206 - محمد عثمان صاحب
12212 - خواجہ محی الدین صاحب
12220 - محمد شفیع خان
12222 - شیخ محمد الدین صاحب
12228 - مستری فیض اللہ صاحب
12234 - مولوی عنایت اللہ صاحب
12237 - مستری غلام محمد صاحب
12260 - محمد ابراہیم صاحب
12261 - غلام احمد صاحب
12263 - سید محمود احمد شاہ
12265 - چوہدری حسین بخش
12274 - ڈاکٹر محمد اعظم صاحب
12276 - چوہدری محمود احمد صاحب
12279 - شیخ محمد اکبر صاحب
12287 - میاں نذر محمد صاحب
12289 - بابو عبدالرحمٰن صاحب
12293 - حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب
12299 - چوہدری علی احمد صاحب
12308 - چوہدری اللہ داد صاحب
12316 - بابو عبدالکریم صاحب
12318 - بابو فیض الحق صاحب
12329 - عبدالرحمٰن صاحب
12336 - مولوی محمد صدیق صاحب

12352 - غلام مرتضٰی صاحب
12369 - مولوی عطاء اللہ صاحب
12370 - صفیہ بیگم صاحبہ
12375 - مخدوم محمد ایوب صاحب
12378 - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
12380 - میاں عطاء الرحمٰن صاحب
12381 - منشی محمد الدین صاحب
12388 - احمد جان صاحب
12391 - چوہدری عبدالمجید صاحب
12402 - حوالدار میجر علی محمد صاحب
12408 - حکیم محمد نذیر الدین صاحب
12412 - نذر محمد گلزار محمد صاحب
12420 - محمد صادق صاحب
12422 - میاں غلام محمد صاحب
12426 - حکیم غلام ذکریا خانصاحب
12427 - عبدالغنی صاحب
12446 - جاگیر مرزا رشید احمد صاحب
12448 - منشی نظام الدین صاحب
12450 - مرزا عبدالرحمٰن صاحب
12451 - غلام حسین صاحب
12454 - ظہور احمد صاحب
12460 - امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ
12474 - جنرل ٹریڈنگ
12483 - مولوی احمد الدین صاحب
12499 - شیخ خادم حسین صاحب
12501 - بہادر خانصاحب
12505 - غلام مصطفٰے صاحب
12510 - میاں محمد منیر خانصاحب
12538 - محمد ذکاء اللہ خان
12539 - مولوی غلام حیدر صاحب
12578 - خان ملک صاحب
12585 - شاد صاحب احمدی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۵ جنوری۔ کامریڈ محمد حسین صاحب امرتسر کی طرف سے جنہوں نے مولوی مظہر علی کے خطوط شائع کرکے احرار کی اسلام دشمنی کو طشت از بام کر دیا ہے مولوی مظہر علی کو حافظ عبد اللہ خان صاحب وکیل امرتسر نے حسب ذیل نوٹس ارسال کیا ہے تم نے میرے موکل کے خلاف ایک اشتہار بعنوان "کذب وجعل کی انتہا" شائع برقی پریس امرتسر میں شائع کیا ہے۔ جس میں تم نے میرے موکل کو جعلساز فریبی چور وغیرہ کے توہین آمیز الفاظ سے یاد کیا ہے۔ میرا موکل قومی کارکن اور امرتسر کا ایک ذی عزت دکاندار ہے۔ اور تم نے دیدہ دانستہ اس کی عزت اور شہرت کو نقصان پہنچانے کی خاطر توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ لہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نوٹس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر غیر مشروط طور پر بذریعہ اشتہارات و اخبارات میرے موکل سے معافی مانگو۔ اور اپنے الفاظ کی تردید کرو۔ ورنہ تمہارے خلاف دیوانی اور فوجداری مقدمات دائر کئے جائیں گے۔

امرتسر ۲۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ بعض احراریوں نے کامریڈ محمد حسین پر حملہ کر دیا۔ اور انہیں زدوکوب کرنے کی کوشش کی۔ جس کی اطلاع انہوں نے پولیس میں دیدی ہے۔

کان پور ۲۵ جنوری۔ آج کانپور میں ایک جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو تقریر کرنے سے پیشتر پلیٹ فارم پر کھڑے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر رہے تھے۔ کہ کسی نے ایک جوتا مارا جو پنڈت جی کے لگا۔ پنڈت جی نے تقریر کے دوران میں کانگرس کی بے انتظامی پر شدید اعتراضات کئے اور کہا۔ کہ اگر گاندھی جی نے بھی کانگرس کے احکام کی حکم عدولی کی۔ تو ان کے خلاف بھی شدید اقدام کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے آج کے اجلاس میں ۲۳۶ سوالات کی فہرست تھی۔ جسے ۵۰ منٹ میں ختم کر دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کانگرس اور نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان موجود نہ تھے جنکے سوالات کی تعداد ۲۰۰ کے قریب تھی مسٹر محمد یعقوب نے ایک سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں اس امر کے خلاف شدید ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ سابق شاہ ایڈورڈ کی دستبرداری کے متعلق ہندوستان سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ سر محمد یعقوب نے استفسار کیا۔ کہ آیا حکومت ہندوستان کی اس ناراضگی کو وزیر ہند تک پہنچا سکے گی۔ سر ہنری کریک نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اس امر سے آگاہ نہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں اس مسئلہ پر ناراضگی کی وسیع لہر دوڑ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اس مسئلہ کو وزیر ہند تک پہنچانا ضروری سمجھا جائے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر گورنمنٹ آف انڈیا امپیریل کونسل میں ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ۱۰ اپریل عازم انگلستان ہونگے۔ آپ کی جگہ سر سید سلطان احمد کو عارضی طور پر وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنایا جائے گا۔

ٹوکیو ۲۵ جنوری شہنشاہ جاپان نے سابق گورنر جنرل یوگاکی کو وزارت مرتب کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

ایڈنا پولیس ۲۵ جنوری۔ امریکہ کے تمام سیلاب زدہ علاقہ میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جنوبی انڈیانا پولیس کا تمام رقبہ زیر آب ہے۔ تمام سرکاری عمارتیں پناہ گزینوں کے لئے خالی کر دی گئی ہیں

سنسناٹی ۲۵ جنوری شہر کے مرکزی علاقہ میں آتشزدگی سے چار بڑی اور متعدد چھوٹی عمارتیں جل کر خاکستر ہو گئیں نقصان کا اندازہ ۳۰ لاکھ ڈالر کیا جاتا ہے

راولپنڈی ۲۵ جنوری - مولانا سید حبیب نے غلام مصطفیٰ گیلانی کو نوٹس دیا ہے کہ تم ایک پوسٹر کی طباعت اور اشاعت کے ذمہ وار ہو۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ میں سید نہیں۔ لہذا اڑتالیس گھنٹہ کے اندر اندر اس بے بنیاد اتہام کو واپس لو اور معافی مانگو اور ۲۵ ہزار روپیہ ہرجانہ ادا کرو۔ ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔

امرتسر ۲۵ جنوری۔ آج شام بھگتانوالہ دروازہ کے قریب سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہونے کو تھا۔ مگر پولیس کی بروقت مداخلت کے باعث حالات پر قابو پا لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکھ اشتعال انگیز نعرے لگا رہے تھے۔ جس پر مسلمانوں نے اعتراض کیا۔ جس پر فساد کا خدشہ تھا۔ لیکن پولیس نے سکھوں کو ریلوے سٹیشن تک بحفاظت پہنچا دیا۔ شہر میں پولیس کے انتظامات وسیع کر دئے گئے ہیں۔

پٹنہ ۲۵ جنوری۔ ہزاری باغ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بابو راجندر پرشاد ایک انتخابی جلسے میں تقریر کر رہے تھے کہ ان پر سوالات کی بوچھاڑ کی گئی۔ ایک شخص نے سٹیج پر آکر جہاں وہ اس وقت تقریر کر رہے تھے۔ ایک بگل نکالا اور ان کے منہ کے نزدیک جا کر بجانا شروع کر دیا۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ بعض اخبارات نے خبر شائع کی ہے۔ کہ عنقریب شاہ فاروق لنڈن آنے والے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ مراد آباد میں صوبائی انتخابات کے موقعہ پر حکام کی طرف سے مداخلت کے سلسلہ میں مولانا شوکت علی کی طرف سے پیش کردہ تحریک التواء کو صدر اسمبلی نے نامنظور کر دیا۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ دیگر صوبائی حکومتوں کی طرف سے "حلف یوم آزادی" کی ضبطی کے اعلان کے بعد آج پنجاب گورنمنٹ نے بھی صوبہ پنجاب میں کانگرس کی مکمل آزادی کے حلف کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انڈین پریس ایکٹ ۱۹۳۱ء کی دفعہ ۱۹ کے ماتحت اختیارات کی رو سے گورنر باجلاس کونسل اعلان کرتے ہیں کہ کانگرس کی مکمل آزادی کے اعلان یا حلف یوم آزادی کی تمام کاپیاں جہاں کہیں ہیں بحق ملک معظم ضبط قرار دی جاتی ہیں

کوئٹہ ۲۵ جنوری۔ کوئٹہ میں قلت آب کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بند بنایا جائے گا۔ اس بند کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔ اور اس پر ۸ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار میڈرڈ رقمطراز ہے۔ کہ گذشتہ دس ہفتوں میں میڈرڈ پر باغیوں نے ۳۳ ہوائی حملے کئے اور ۵۰ ٹن بم گرائے۔ روزانہ بمباری اس کے علاوہ ہے۔ ابھی تک زہریلی گیس سے حملہ نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ کاؤنٹ کیانو اور ترکی وزیر خارجہ کے مابین عنقریب جو ملاقات ہونے والی ہے۔ روما کے سرکاری حلقوں میں اس پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے اور اس سے یہ مراد لی جاتی ہے کہ بحیرۂ روم کے ممالک میں باہمی امن وسکون برقرار رکھنے کی غرض سے یہ نہایت اہم اقدام ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس بارے میں ابتداء ترکوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ سابقہ دوستانہ تعلقات کی تجدید کی جائے اور تعزیری اقدامات کے زمانے میں ترکوں اور اطالویوں کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اسے دور کیا جائے۔

امرتسر ۲۵ جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے سے ۳ روپے ۴ آنے گیہوں چیت ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ گیہوں ہاڑ ۳ روپے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے۔ روئی ۱۶ روپے ۱۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ ۱۹۳۶ء میں ماؤنٹ ایورسٹ کی چڑھائی کی مہم پر جانے کے لئے ماؤنٹ ایورسٹ کمیٹی کو حکومت ہند اور وزیر ہند کی وساطت سے حکومت تبت کی طرف سے منظوری کی اطلاع مل گئی ہے

پیرس ۲۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ رواں کے اختتام تک فرانسیسی گورنمنٹ لنڈن

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی